-- / ---- /202 Day:

سوال حضورؐ بحیثیت سفارتکار ہمارے لئے نمونہ عمل ہے۔

جواب ① تعارف:

حضورؐ ایک بہترین والد، دوست اور سیاستدان کے ساتھ ساتھ ایک بہترین سفارتکار بھی تھے۔ آپؐ کی سفارتکاری سے ہی ممکن ہوا کہ بہت ہی قلیل مدت میں مسلمانوں نے کم افرادی قوت اور کم وسائل کے باوجود بہت بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیے۔ آپؐ نے ہر محاذ پر اپنی بہترین سفارتی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ حالت جنگ ہو یا حالت امن، ہر مرحلے پر آپؐ نے اپنی قابلیت اور اللہ کی نصرت سے مسلمانوں کو سرخرو کیا ہے۔

② رسالت سے پہلے سفارتکاری:

حضورؐ رسالت سے پہلے بھی اپنی سفارتکاری کی وجہ سے کافی مقبول تھے۔ ہر کوئی آپؐ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور آپؐ کا صلاحیتوں کا معترف تھا۔

i. حجر اسود کا واقعہ:

جب قریش کے بڑے بڑے قبیلے حجر اسود کے معاملے پر جھگڑے میں پڑ گئے تو کوئی حل نظر نہیں آرہا تھا کہ اس کو کس طرح پرامن طریقے سے انجام دیا جائے۔ حضورؐ نے

ایک چادر منگوا کر تمام سرداروں کو اس کا کونے پکڑنے کے لئے بولا اور چادر کے درمیان میں حجر اسود کو رکھ کر اپنی جگہ پر نصب فرمایا۔ آپؐ نے ہمارے لئے یہ سبق چھوڑا کو معاشرے میں مساوات قائم کرنے سے ہی امن آئے گا

2.2 حلف الفضول:

اس حلف کا اہتمام قریش کے بڑے بڑے قبیلوں نے عبداللہ بن جدعان کے گھر جمع ہو کے کیا تھا۔ اس میں حضورؐ نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ اس حلف میں یہ قرار طے پایا تھا کہ مکہ میں کسی بھی شخص کے ساتھ ظلم ہوا، خواہ وہ مکہ کا رہنے والا ہو یا باہر کا، تو ہم اس شخص کی حمایت اور مدد کریں گے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ معاشرے کے فلاحی کاموں میں شامل ہونا ضروری ہے۔

③ رسالت کے بعد سفارتکاری:

رسالت کے بعد تو حضورؐ نے اپنی سفارتکاری کی اصل صلاحیتوں کا استعمال کیا۔ ہر موقع پر آپ سفارتکاری کو لازم سمجھتے تھے۔ اس کی بدولت مسلمانوں کو بہت ساری کامیابیاں ہوئی۔

3: غزوہ بنو نضیر میں سفارت کاری:

اس غزوہ میں حضورؐ نے حضرت محمد بن مسلمہ اوسیؓ کو بنو نضیر کے یہودیوں کے پاس بھیجا کہ ان کو حضورؐ کے آخری فیصلے سے آگاہ کریں۔ یہ ریاست مدینہ میں پہلے سفیر کی تقرری تھی۔ آپؐ نے حملے سے پہلے سفارت کاری کو آخری حد تک استعمال کرنے سے یہ سکھایا کہ اگر امن سے کوئی حل نکل سکتا ہے تو جنگ کی طرف نہیں جانا چاہیے۔

4: غزوہ احزاب میں سفراء کا کردار:

آپؐ نے تب بھی سفارت کاری کا استعمال کیا جب ہر طرف سے مسلمانوں پر لشکر کشی کی تیاری ہو رہی تھی۔ آپ نے بنو قریظہ کی یہود کی طرف تین سفراء بھیجے جس کے نام حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ تھے۔ آپ نے ان سفیروں کو بنو قریظہ کی طرف اس لئے بھیجا کہ ان کو اپنے کئے ہوئے معاہدے یاد دلائیں اور وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کا حصہ نہ بنیں جیسا کہ معاہدوں میں طے ہوا تھا۔

CS CamScanner

3.3 میثاق مدینہ اور حضورؐ کی بہترین سفارتکاری:

حضورؐ جب مدینہ تشریف لے گئے تو اس وقت مدینہ کی آبادی میں بنیادی طور پر چار قسم کے لوگ تھے - انصار جو مدینہ کے مسلمان تھے، مہاجر جو حضورؐ کے ساتھ مکہ سے تشریف لے کے گئے تھے، اور مشرکین جن کا سردار عبداللہ بن ابی سلول تھا اور یہود جو کہ اس بات پر ناراض تھے کہ حضورؐ بنی اسرائیل سے کیوں نہیں - ان مختلف قسم کی بناوٹ کی وجہ سے مدینہ میں امن بالکل بھی نہیں تھا اور ہر طرف جھگڑے اور فسادات تھی۔ حضورؐ نے سب کو بٹھا کر ایک تحریری معاہدہ نافذ کروایا جو کہ میثاق مدینہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس سے بے شمار فوائد ہوئے جیسے کہ حضورؐ کو مدینہ ریاست کا حکمران تسلیم کیا گیا۔ امن وامان کا دور شروع ہوگیا، باہم رہنے کا رواج شروع ہوگیا، اور سب سے بڑی بات مسلمانوں کی الگ شناخت کو پہلی بار باضابطہ طور پر تسلیم کیا گیا۔

3.4 صلح حدیبیہ میں آپؐ کی سفارتکاری:

6 ہجری میں جب حضورؐ بغیر اسلحے کے 1400 مسلمانان کے ساتھ عمرہ کرنے کیلئے مکہ روانہ ہوئے تو آپ کو خبر ملی کہ

کفار مکہ آپ پر حملہ کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے
تین صحابہ کرام جن میں حضرت عثمان بھی شامل
تھے، قریش کی طرف سفارت کار بنا کے بھیجا۔ اسی
دوران افواہ پھیل گئی کہ عثمانؓ کو بھی شہید
کیا گیا ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے سب صحابہ کرام
سے بیعت لیا کہ ہم عثمانؓ کا بدلہ لیئے بغیر
نہیں جائیں گے جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔
اس کے بعد قریش نے سہیل بن عمرو کو بھیجا کہ
آپ ﷺ سے صلح کی شرائط طے کریں۔ آپ ﷺ نے قبول
فرمایا اور کچھ شرائط طے ہوئی۔ اس کا فائدہ
یہ ہوا کہ جنگ نہیں ہوئی اور حضور ﷺ اور صحابہ کرام
کو اگلے سال عمرہ کرنے کی اجازت مل گئی۔
ان سے یہ سبق ملتا ہے کہ باہمی گفتگو سے
حل کی طرف پہنچا جا سکتا ہے۔

④ خلاصہ:

مندرجہ بالا بحث سے یہ حاصل ہوا کہ
حضور ﷺ ایک بہترین سفارت کار تھے۔ آپ کی
سفارتکاری کو مشعل راہ بنانے میں ہی
مسلمانوں کی کامیابی کا راز چھپا ہے۔ ضرورت
اس امر کی ہے کہ آپ ﷺ کے سفارتکاری
کے حکمت عملیوں اور تجربات کا تجزیہ کر کے عملی
زندگی میں استعمال کیا جائے۔ شکر ہے ہم اس
بہترین سفارتکار کے امتی ہے۔ بقول شاعر:

___/___/202 Day:______

نجاتِ اخروی و فوزِ دنیاوی کے لیے
وہ ایک نور کا جادہ ہے مگر کسی کے لیے